فقہ القرآن

وَاَنکِحُوا الْاَیَامٰی مِنکُمْ وَالصّٰلِحِینَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ
اِن یَّکُونُوا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ﴿﴾ (النور ۳۲)

اسلام جو دین فطرت ہے وہ معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے اور بے حیائی سے بچانے کے **متعلق** صرف وعظ ہی نہیں کرتا بلکہ وہ عملی تجاویز اور مشکلات کا صحیح حل بھی پیش کرتا ہے۔ آپ ذرا غور فرمائیں جس معاشرہ میں بن بیاہی عورتیں بکثرت ہوں گی وہاں جذبات کو کب تک قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ بڑے تحفظ اور احتیاط کے باوجود شدتِ جذبات سے مجبور ہو کر وہ غلط قدم اٹھا سکتی ہیں۔ شیطان بڑی آسانی سے انہیں ورغلا کر گمراہ کر سکتا ہے۔ بدکاری کا یہ بھی ایک دروازہ تھا جس کی طرف سے اسلام اگر اغماض کرتا تو اسے حقیقت پسندی نہ سمجھا جاتا۔ چنانچہ اس آیت میں حکم دیا جارہا ہے کہ مسلمان ایسے مردوں اور ایسی عورتوں کی طرف سے غفلت اور بے پروائی نہ کریں بلکہ ان کا نکاح کر کے ان کو گھروں میں بسانا اپنا اخلاقی فرض سمجھیں۔ اس طرح ایک تو ان کی حالت زار بدل جائے گی اور ان کی حرماں نصیبیاں ختم ہو جائیں گی۔ وہ مایوسی کے گوشہ سے نکل کر عملی دنیا میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا نفع بخش مظاہرہ کر سکیں گی۔ دوسرے یہ کہ معاشرہ ان کی لغزش کے نتائج سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس حقیقت کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح واضح فرمایا ہے:

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج
ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء (صحیحین)

یعنی اے نوجوانو کے گروہ جو تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ شادی کرنا اس کی نظر کو پاک کردے گا اور اس کو گناہ سے بچالے گا اور جو شادی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھے۔

(علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری' ضیاء القرآن: ج سوم ص ۳۲۰)